باب۔ 7

ہندوستان پر برطانوی حکومت کے اثرات
(Effects of British Rule In India)

اس باب میں درج ذیل نکات معلوم کریں گے۔

- یکساں نظم ونسق کا نظام
- معاشی اثرات
- صنعتیں
- لگان کا نظام
- ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن

انگریزوں نے اپنی نوآبادی بسانے اور اسے توسیع دینے کے بعد اپنی حکومت کو باضابطہ طور پر شروع کیا۔ ان کے عہد میں ہندوستان کے مختلف میدانوں میں گہرے اثرات مرتب ہوئے۔

انگریزوں نے ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی، اصول بازگشت اور اصول عہد معاونت کے ذریعہ ہندوستان پر اپنا موثر اقتدار قائم کرلیا۔ نظم ونسق کا واحد اور یکساں نظام کا نفاذ عمل میں آیا۔ اگر چہ ہندوستان میں بے شمار دیسی ریاستیں تھیں، انگریز ان پر بالادستی قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس طرح وہ نظم ونسق میں یکسانیت لانے اور امن وضبط و قانون کو قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ نتیجہ کے طور پر، ہندوستان نے مساوات اور نظم ونسق کے واحد نظام کا مشاہدہ کیا۔

معاشی اثر:

انگلینڈ کے 18 ویں صدی کے صنعتی انقلاب نے ہندوستان میں صنعتوں پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ جس کے نتیجہ میں یوروپی مارکیٹ نے شدید نقائص اور عدم توازن کا سامنا کیا بالعموم کسی بھی زمانے میں مصنوعات کی برآمدات، درآمدات سے زیادہ ہوا کرتی تھی۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے ہندوستان کو ایک ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا جہاں اُسے صرف خام مال ہی برآمد کرنا پڑتا تھا۔ انگریز واپسی مصنوعات انگلستان سے ہندوستان لے آتے اور انھیں بے حد سستے داموں بیچتے۔ ہندوستان کا ہاتھ سے بنایا ہوا سامان کم لاگت پر مشینوں سے تیار کردہ سستے مال کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ نتیجتاً گھریلو صنعتوں کو بھاری نقصانات جھیلنے پڑے اور وہ قریب المرگ ہوگئیں۔ مزدور بے

KTBS Not to be republished

روزگار ہو گئے۔ اس صورت حال نے ہندوستانی معشیت پر گہرے اثرات چھوڑے۔

زمینی ٹیکس (لگان) کا نظام:

انگریزوں کا بنیادی ارادہ انتظامی اُمور میں اصلاحات لانے سے کہیں زیادہ منافع حاصل کرنا تھا۔ اس طرح انھوں نے کئی جدید کارکردگیوں کا مظاہرہ کیا جن کا تعلق زمین پر ٹیکس سے تھا۔

زمینداری نظام:

شاہی دور حکومت میں، بادشاہ کو ٹیکس وصول کرنے کا اختیار تھا۔ مگر جیسے جیسے سلطنت میں توسیع ہوئی، انتظامی نقطۂ نظر سے، مغلوں نے ٹیکس وصولی کے حق کو نیلام کرنا شروع کیا۔ زرعی پیداوار کی مقدار کی بنیاد پر ٹیکس متعین کیا جاتا تھا۔ ہراج کے نظام کے بعد، دیہات پر یہ ذمہ داری تھی کہ وہ ہراج میں طئے شدہ ٹیکس جمع کرے۔ حق ملکیت بدستور دیہات کے پاس ہی رہا۔ برطانوی حکومت کے آغاز سے لگان کی وصولی کا ایک نیا طریقہ رائج ہوا۔ اور زمین کے حق ملکیت کو گاؤں سے چھین لیا گیا۔ زمینی ٹیکس (لگان) کی بنیاد پیداوار کی مقدار کی بجائے زمین کے رقبہ پر متعین کی جانے لگی۔ اس قانون کو لارڈ کارنوالس نے زمین داری نظام کے نام سے جاری کیا۔

> سرگرمی:
> کسی گاؤں کا دورہ کرکے ولیج اکاؤنٹ سے معلوم کیجئے کہ گاؤں میں اب ٹیکس کون وصول کرتا ہے اور کیسے؟

لارڈ کارنوالس نے یہ نظام بنگال بہار اور اڑیسہ میں رائج کیا۔ اس قانون کے مطابق زمین داروں کو کسانوں سے ایک متعین ٹیکس وصول کرنا ہوتا تھا اور اسے حکومت کو ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس طریقہ سے سرکاری خزانہ میں کافی رقم جمع ہونے لگی۔ زمین دار وصول آیادہ کرکے حکومت کو صرف متعین رقم ادا کرتے۔ اس کی وجہ سے زمین دار ایک عیش کی زندگی گذارتے اور کسانوں کو اپنے استحصال ہونے کی مصیبت جھیلنی پڑتی۔

رعیت واری نظام: یہ نظام مدراس، ممبئی، سندھ، بہار اور آسام کے علاقوں میں جاری کیا گیا۔ اسے الگزینڈر ریڈ نے متعارف کیا اور تھامس منرو نے جاری رکھا۔ اس نظام کے مطابق کسانوں کو زمین کا حق ملکیت حاصل اور زمین کا رقبہ کی بنیاد پر اسے ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا۔ اگر کاشتکار ٹیکس ادا نہیں کرتے تو ان کی زمین داری کا حق ختم ہو جاتا۔ ایسی صورت میں حکومت کو اس بات کا اختیار تھا کہ وہ زمین کو فروخت کردے۔ اس قاعدے سے متعلق تمام تنازعات کا تصفیہ دیہی پنچایت کی بجائے عدالتوں میں ہوتا تھا۔

KTBS Not to be republished

محل واری نظام:

یہ نظام گنگا کی وادی، شمال مغربی صوبجات، مرکزی صوبجات اور پنجاب میں رائج کئے گئے۔ اسے آر۔ ایم بیرڈ اور جیمس تھامپسن نے متعارف کیا۔ محل کے معنی تعلقہ کے ہیں۔ زمینداروں کی بجائے محل داروں کو ٹیکس وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ محلدار زمین کے رقبہ کے لحاظ سے ٹیکس وصول کر کے حکومت کو ادا کرتے۔ یہاں محل دار زمیندار کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتا تھا اور بھاری پیسہ کھالیتا تھا جس کا نتیجہ کسانوں کے استحصال کی صورت میں برآمد ہوتا۔

زمینداری نظام، رعیت واری نظام اور محل واری نظام ظاہر مختلف معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت ان سب کا مقصود ایک ہی ہے۔ کسانوں کا استحصال اور دولت کے ڈھیر لگانا۔ مختلف علاقوں میں اس نظام کے مختلف نام تھے، مگر ان تمام نظاموں کا نتیجہ ایک ہی نکلتا اور کسانوں کی بدحالی پر ختم ہوا۔

صنعتیں:

بیرونی سرمایہ کاری اور ملکیت کا ہندوستانی صنعتی انقلاب اور انگلینڈ میں تکنالوجی کی ترقی کے نتیجہ میں سوتی کپڑے، پٹ سن اور کاغذ کی صنعتیں کافی کے باغات اور ان کی صنعتوں میں بتدریج نمو میں اضافہ ہوا۔ ملک کے اہم شہروں میں جہاں جدید تکنالوجی اور مشینیں آئیں، بعد میں ان کی اہمیت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

تعلیم: روایتی مکتبوں اور مدرسوں کے نتیجہ میں مذہبی تعلیم ایک چھوٹے سے طبقے تک محدود تھی۔ انگریزوں کو اپنی شناخت برقرار رکھنے کے لئے مغربی تعلیم فراہم کرنا پڑا۔ اس کے نتیجے میں مغربی افکار اور مشق (تجربات) کے بارے میں شعور بڑھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے باقاعدہ تعلیم متعارف کیا۔ لارڈ ولیم بنٹنک نے لارڈ میکالے کی سفارشات کی بنیاد پر انگریزی تعلیم کی بنا ڈالی۔ اس چیز نے ہمیں قومی بنیاد پر سوچنے اور مغربی ادبیات کا مطالعہ کرنے کے قابل بنایا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی نے بنگال کے ہندو کالج میں مغربی ادبیات، انسانیات اور سائنس کی تعلیم شروع کی۔ کلکتہ، مدراس اور ممبئی میں یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ رُورکی میں ایک انجنئرنگ کالج قائم ہوا۔ چارلس ووڈ نے سفارش کی کہ بنیادی تعلیم کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ اس مقصد کے لئے محکمہ تعلیمات قائم کیا جائے۔ چنانچہ تعلیمی میدان میں تعلیم کے فروغ نے آزادی کی جدوجہد کا ولولہ پیدا کیا۔ مغربی افکار نے قومیت کا شعور پیدا کیا۔ قائدانہ صلاحیتوں میں بدرجہا اضافہ ہوا۔ انگریزی زبان نے ذریعۂ ترسیل کی حیثیت سے لوگوں میں اتحاد پیدا کیا۔ انگریزی، ہندی، مراٹھی، تمل، کنڑ اور دوسری علاقائی زبانوں میں ادبیات کو فروغ حاصل ہوا۔ لارڈ کرزن نے تعلیم کے میدان میں ترقی کے لئے کام کیا۔

نقل وحمل اور ذرائع ترسیل: انگریز جہاں بھی گئے، اپنے ذاتی فائدے کے لئے نقل وحمل اور ترسیل کو فروغ دیا۔ انھوں نے ملک کے کونے کونے کو جوڑا۔ 1853ء میں پہلی ٹرین نے بمبئی کو تھانے سے جوڑا۔ ابتداً یہ سہولت صرف خام مال، مصنوعات اور فوج کی منتقلی کے لئے تھی۔ بالواسطہ اس نے لوگوں کو ملنے جلنے اور خیالات کے تبادلے کی جانب راغب کیا۔ اس طرح قومی اتحاد اور لوگوں کے آپسی میل جول میں مدد دی۔

اخبارات: ہندوستان میں صحافت (جرنلزم کا آغاز اور کردار بہت حد تک جدوجہد آزادی سے مشابہ ہے۔ قومی بیداری میں اخباروں کا رول بے پناہ ہے۔ ہندوستان میں مختلف زبانوں میں اخباروں کی اشاعت 1818 سے ہوئی۔ بنگالی میں ایک ماہنامہ "ڈگ درشن" اور ایک ہفتہ وار "سماچار درپن" شروع کئے گئے۔ راجہ رام موہن رائے نے اپنا ہفتہ وار رسالہ "سموادکاومدی" جاری کیا۔ یہ پہلا پرچہ تھا جسے ہندوستانیوں نے ہندوستان میں شروع کیا۔

کیا آپ یہ جانتے ہیں؟

پہلا ہندوستانی اخبار "بنگال گزٹ" ہے۔ یہ اخبار جیمس آگسٹس ہکی نے 1780ء میں جاری کیا۔ یہ حکومت سے پیشیں از پیش توثیق حاصل کرنے کے بعد شروع ہوا۔ اسے "کلکتہ جنرل ایڈوائزر" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک سیاسی اور تاجرانہ اخبار تھا جو کسی کے اثر میں نہیں تھا۔ یہ گورنر جنرل جنس اور انگریز عہدیداروں کے غضب کا شکار ہوا۔ 1782ء میں وران ہیسٹنگز نے ہکی کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کیا۔ اور اُسے جیل بھیجنے کے بعد اس اخبار کو بند کر دیا۔ اخباروں نے حکومت کی کارکردگی پر سوال اٹھانے شروع کئے، اس طرح حکومت کے غصہ کا شکار ہوئے۔ انگریزی اخبار "کلکتہ جنرل" پر حکومت نے گہری تنقید کی۔ اس کے مدیر بکنگھم کو ہندوستان سے جلاوطن کیا گیا۔ نتیجتاً اخباروں کے خلاف ایک کے مطابق کوئی بھی اخبار گورنر جنرل کی پیشگی اجازت سے ہی شائع کیا جاسکتا تھا۔ اس قسم کی رکاوٹوں اور روڑوں کے باوجود ہندوستان میں بہت سے اخباروں نے ترقی کی۔ ہندوستانی اخبار عوام کی سوچ و فکر کے آئینہ دار تھے۔ ایسا ایک اخبار "ہندو پیٹریاٹ" تھا۔ کئی سالوں تک یہی عوام کی اجتماعی پکار رہی۔ اس نے بنگال کے نیل کی کاشت کرنے والوں کی جدوجہد میں اہم رول ادا کیا۔

ایشور چندر ودیا ساگر نے ایک بنگالی اخبار "سوم پرکاش" جاری کیا۔ اس نے قومی رجحان کی حمایت کی۔ اس نے بنگال کے کسانوں کے مفادات کا 1860 میں "نیل کی کاشت کاروں کی بغاوت" کے دوران ساتھ دیا۔ دیگر قومی اخبارات میں "پتریکا"، سریندر ناتھ بنرجی کا "دی بنگالی" اور "دی ٹریبیون" مشہور ہیں۔ "بنگالی" میں ایک مضمون کی اشاعت کی پاداش میں سریندر ناتھ بنرجی دو مہینے جیل میں رہے۔ حالاں کہ اس اخبار نے متوسط رجحان کی نمائندگی کی تھی۔ بال گنگا دھر تلک نے جو شدت پسندوں کے اہم رہنما تھے، ہفتہ وار رسالے "کیسری" (مرہٹی میں) اور "مراٹھا" (انگلش میں) شائع کئے۔

ایک اور ہفتہ وار ''انڈین سوشیل ریفارمر'' نے سماجی اصلاحات کی پبلسٹی کی۔ پہلا کنڑا اخبار ''منگلور سماچار'' تھا۔ اسے موٹنگ لینگ مشری نے شروع کیا۔ ''میسور ریکارڈ'' اور کرناٹک پرکاشیت'' دوسرے کنڑا اخبار ہیں۔

سرگرمی:

کنڑا اور انگریزی میں چھپنے والے موجودہ اخباروں کی ایک فہرست بنائیے۔ اس بات کو ذہن میں رکھئے کہ مختلف اخباروں میں کون سا کالم آپ کو اپیل کرتا ہے۔ اس طرح کے مضامین لکھئے اور اپنے استاد کے ساتھ بحث کیجئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کچھ انگریزی روزنامے:

.1	ٹائمس آف انڈیا	ممبئی	1861
.2	دی پایونیر	الہ آباد	1865
.3	دی مدراس میل	مدراس	1875
.4	دی اسٹیٹسمن	کلکتہ	1875
.5	دی سیول اینڈ ملٹری گزٹ	لاہور	1876

مشقیں

I. درج ذیل کے گروہی بحث کے بعد جواب دیجئے۔

1. انگریزوں کے نظم ونسق میں یکسانیت نے ہندوستانیوں میں حب وطنی پیدا کرنے میں مدد دی؟
2. صنعتی انقلاب کی وجہ ہندوستان میں کونسی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں؟۔
3. ''محل واری''۔ نظام سے کیا مراد ہے؟
4. تعلیم کے میدان میں انگریزوں نے کون کون سی اصلاحات نافذ کیں؟
5. حمل ونقل اور ترسیل کے شعبوں میں ترقی نے ہندوستان کی جدوجہد آزادی کو مشعل راہ دکھائی۔'' بحث کیجئے۔

II سرگرمیاں:

1. اپنے استاد کی مدد سے تعلقہ سطح اور ضلعی سطح پر تعلیمی نظام نظم ونسق کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجئے۔

منصوبہ (project):

1. انٹرنیٹ کی مدد سے حکومت کرناٹک نے ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں اس کے فروغ کے لئے جو قدم اٹھائے ہیں اس پر ایک رپورٹ تیار کیجئے۔

☆☆☆

KTBS Not to be republished